ہے کہ تم ایمان نہیں لاتے تو کم از کم اس رشتہ داری کا تو لحاظ رکھو جو میرے تمہارے درمیان ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''اے نبی کریم ﷺ ان مشرکین مکہ سے کہہ دیجیے کہ میں اس تبلیغ اور نصیحت کے صلے میں تم سے مال کا طلب گار نہیں، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ تم کم از کم مجھے تکلیف نہ دو اور مجھے تبلیغ رسالت کا کام کھلے بندوں کرنے دو۔ اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو کم از کم باہمی رشتہ داری کا لحاظ رکھتے ہوئے مجھے تکلیف بھی نہ دو۔''

اس کے بعد امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا اثر نقل کیا ہے۔

بعض گمراہ لوگوں نے اس آیت میں وارد لفظ ﴿الْقُرْبَى﴾ کا جو یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس سے صرف فاطمہ اور علی رضی اللہ عنہما اور ان دونوں کی اولاد مراد ہے، تو یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور سیدہ علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی تو مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے بعد ہوئی۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس آیت مبارکہ کا نزول مدینہ منورہ میں ماننا علمی طور پر بعید از عقل ہے کیونکہ یہ آیت یقیناً مکی ہے۔ اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اولاد کا تصور تک نہیں تھا، کیونکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ان کی شادی جنگ بدر کے بعد ۲ ہجری میں ہوئی۔ اس آیت کی تفسیر وہی ہے جو ترجمہ قرآن اور امت کے نابغہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے۔''

اس کے بعد ابن کثیر نے اہل بیت کی فضیلت پر دلالت کرنے والی بعض احادیث اور سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے مروی بعض آثار بھی ذکر کیے ہیں۔

✱......✱......✱

چوتھی فصل:

سنت مطہرہ سے اہل بیت کے فضائل کا بیان

صحیح مسلم میں سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا:

((اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِى هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِى مِنْ بَنِى هَاشِمٍ)) [1]

"اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے بنو کنانہ کو منتخب فرمایا، پھر بنو کنانہ سے قریش کو چنا، پھر قریش سے بنو ہاشم کو ممتاز فرمایا اور بنو ہاشم میں سے مجھے پسند فرمایا۔"

صحیح مسلم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

((خَرَجَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ جَآءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهٗ، ثُمَّ جَآءَ تْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَآءَ عَلِىٌّ فَاَدْخَلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾)) [2]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف فرما ہوئے۔ آپ پر کالے بالوں سے بنی ہوئی

---

[1] صحيح مسلم، الفضائل، باب فضل نسب النبي صلی اللہ علیہ وسلم......، ح: ٢٢٧٦

[2] صحيح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل أهل بيت النبي صلی اللہ علیہ وسلم، ح: ٢٤٢٤